حضرت

امیرِ ملّت

اَور

تحریکِ پاکستان

مؤلف محمّد صادق قصوری

ناشر

مرکزی مجلسِ جماعتیہ پاکستان

Butt

حضرت
امیرِ ملت
اور
تحریکِ پاکستان

مؤلف محمد صادق قصوری

ناشر
مرکزی مجلسِ جماعتیہ پاکستان

nafseislam
نفسِ اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM
Butt

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب ـــــــ امیرِ ملت اور تحریکِ پاکستان

مؤلف ـــــــ محمد صادق قصوری

مقدمہ ـــــــ خواجہ محمد رضی حیدر، کراچی

سنِ طباعت ـــــــ ۱۹۹۴ء

کتابت ـــــــ محمد الیاس نقشبندی

تعداد ـــــــ ایک ہزار

مطبع ـــــــ

قیمت ـــــــ ۳۵ روپے

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۶۵	نادرشاہ کی دعوت پر دورۂ کابل	شعبان ۱۳۵۹ھ/ ستمبر ۱۹۴۰ء
۶۶	"مدینہ فنڈ" کا قیام وسرپرستی	۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء
۶۷	قائداعظم کو "ولی اللہ" کا لقب وخطاب عطا فرمانا	رجب ۱۳۶۲ھ/ جولائی ۱۹۴۳ء
۶۸	قائداعظم پر خاکساروں کی طرف سے قاتلانہ حملہ کے بعد مزاج پرسی ودعائے کامیابی۔	رجب ۱۳۶۲ھ/ جولائی ۱۹۴۳ء
۶۹	میجر مبارک علی شاہ آف شاہ جیونہ (جھنگ) کی میسور میں شاندار دعوت	۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء
۷۰	مسلم لیگ کی حمایت میں جمعیت علماء اسلام پنجاب کے اجلاس کی لاہور میں صدارت واہم صدارتی خطاب	صفر ۱۳۶۵ھ/ جنوری ۱۹۴۶ء
۷۱	آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کی صدارت و مسلم لیگ کی حمایت میں تاریخی اعلان	جمادی الاول ۱۳۶۵ھ/ اپریل ۱۹۴۶ء
۷۲	قائداعظم کو عطا کردہ لقب "ولی اللہ" کا اعلان عام	جمادی الاول ۱۳۶۵ھ/ اپریل ۱۹۴۶ء
۷۳	تحریک پاکستان کی حمایت میں ملک گیر طوفانی دورے	۶۶-۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۶ء
۷۴	قیام پاکستان پر قائداعظم کی طرف سے شکریہ کا خط	۱۳۶۶ھ/ اگست ۱۹۴۷ء
۷۵	مہاجرین کی بھرپور امداد	۱۳۶۶ھ/ ۱۹۴۷ء
۷۶	مجاہد ملت مولانا عبدالستار خاں نیازی کی دربار شریف میں پہلی حاضری۔	۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء
۷۷	آخری حج مبارک (۵۵ واں حج)	ذوالحجہ ۱۳۶۸ھ/ ستمبر ۱۹۴۹ء

WWW.NAFSEISLAM.COM

قائدِ ملت چوہدری غلام عباس (ف ۱۹۶۷ء) جو آپ کے مرید صادق تھے، قائدِ اعظم رح کو ساتھ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے قائدِ اعظم رح کی پُر تکلف دعوت کی اور انواع واقسام کے ۵۴ کھانے دستر خوان پر چنے گئے اور کشمیری رواج کے مطابق آخر میں گشتابہ یا گشتابہ نامی کھانا پیش کیا گیا، اس کے لیے گوشت کو میٹھے میں پکایا جاتا ہے۔ دعوت کے اختتام پر حضرت امیرِ ملت رح نے قائدِ اعظم رح کو تحائف مرحمت فرمائے اور کامیابی وکامرانی کی دُعا فرمائی اور حاضرین سے فرمایا کہ سب لوگ مسلم لیگ کے لیے وقف ہو جاؤ اور دامے درمے قلمے سخنے مدد فرما کر تحریکِ پاکستان کو ساحلِ کامیابی سے ہمکنار کریں۔ یاد رہے کہ اس تاریخی اور بے مثل دعوت میں کشمیر اور بیرونِ کشمیر کے رؤسا و عمائدین بھی شامل تھے۔ ۲۲

اس دعوت کی تفصیل مشہور کشمیری مؤرخ اور صحافی کلیم اختر کی زبانی سُنیئے :-

۱۹۴۴ء میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ سرینگر میں تھے۔ آپکا قیام ہوس بوٹ میں تھا۔ جموں اور سرینگر میں حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب رح کے ہزاروں مریدین تھے۔ جموں میں قاضی خاندان اُن سے بیعت تھا، جموں تشریف لاتے تو قاضی امیر الدین صاحب مرحوم والد ماجد قاضی شمس الدین مرحوم اور قاضی ظہور الدین ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز پنجاب کے ہاں قیام فرماتے۔ چوہدری غلام عباس مرحوم کو بھی ان سے عقیدت ومحبت تھی۔ میرے تایا ماسٹر غلام حیدر مرحوم سابق ہیڈ ماسٹر، حضرت صاحب کے مرید تھے۔

سری نگر میں ۱۹۴۴ء میں حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب رح نے قائدِ اعظم محمد علی جناح رح کے اعزاز میں نشاط باغ میں ایک بہت بڑی دوپہر کے کھانے کی دعوت دی۔ یہ دعوت فرشی تھی، سبزہ زار پہ قالین بچھائے گئے اور گاؤ تکیئے لگائے گئے اور قائدِ اعظم محمد علی جناح رح

نے بھی سب کے ساتھ فرش پر بیٹھ کر کھانا کھایا۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ کی اس دعوت میں سرینگر کے معززین کے علاوہ ان کے مریدوں کی ایک خاصی تعداد موجود تھی۔ قائداعظم محمد علی جناح نے حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ اور اُن کے رفقارِ کار سے بات چیت کی۔

اس مجلس کی ایک بات بہت مشہور ہوئی کہ دعوت کے خاتمہ پر حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ کے ایک مرید نے ایک ڈبہ حضرت صاحبؒ کی خدمت میں پیش کیا جسے انھوں نے کھولا اور اس میں سے ایک سگار نکال کر قائداعظم محمد علی جناح کو پیش کیا جسے انھوں نے لے لیا اور سلگا لیا۔ بعد میں حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ جیسے ممتاز اور عظیم عالم دین نے سگار کیوں پینے کے لیے دیا۔

"آپ نے فرمایا۔" آپ لوگ اس انسان کی قدر و قیمت سے ناواقف ہیں۔ یہ کھانے کے بعد سگار پیتے ہیں اور میرے مہمان ہیں میری نظروں میں اس کا درجہ ولی سے کم نہیں ہے"۔

یہ جواب سُن کر سوال کرنے والا خاموش ہوگیا اور اس موقع پر حضرت پیر صاحبؒ نے لوگوں کو تحریکِ پاکستان میں شمولیت کی دعوت بھی دی۔ اور تلقین بھی کی۔ ۲۳

دعوت سے فارغ ہو کر حضرت امیر ملتؒ نے قائداعظمؒ کی کامیابی کی پیش گوئی کی اور دو جھنڈے عطا فرمائے، اُن میں ایک جھنڈا سبز تھا اور دوسرا سیاہ فرمایا کہ سبز جھنڈا مسلم لیگ کا ہے اور دوسرا کفر کا۔ پھر قدآور اشتہارات کے ذریعے مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان فرمایا، چنانچہ آپ کی اس پیشگوئی پر کامل یقین کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے لاہور کے ایک عظیم الشان اجتماع میں کہا تھا کہ :-

"میرا ایمان ہے کہ پاکستان ضرور بنے گا کیونکہ امیرِ ملت مجھ سے فرما چکے ہیں کہ پاکستان ضرور بنے گا اور مجھے یقینِ واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی زبان کو سچا ضرور کریں گے۔" [۲۴]

تحریکِ پاکستان کے نامور کارکن پیرزادہ محمد انور عزیز چشتی اس دعوت کی تفصیل کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں، یہ بھی سُن لیجئے!

۱۹۴۴ء ہی میں سیالکوٹ کے بعد قائدِ اعظمؒ کشمیر تشریف لے گئے۔ وہاں ان دنوں میرے پیر و مرشد حضرت امیرِ ملت سید جماعت علی شاہ صاحب محدّثِ علی پوری (رحمۃ اللہ علیہ) بھی سری نگر میں تشریف فرما تھے۔ جب حضرت صاحب کو حضرت قائدِ اعظمؒ کی تشریف آوری کا علم ہوا تو آپ نے اپنے صاحبزادے سید نور حسین شاہ صاحب کو اپنے مریدانِ خاص الحاج اللہ ودھایا لائل پوری اور الحاج غلام جیلانی، (جیلانی پیٹنٹ سروس راوی روڈ لاہور) کے ہمراہ دعوت عصرانہ کی دعوت دینے کے لیے بھیجا، قائدِ اعظمؒ نے بخوشی حضرت امیرِ ملت کی دعوت قبول فرمائی آپ جب دعوت میں شرکت کے لیے پہنچے تو ہمارے حضرت صاحبؒ نے تمام مریدین اور معتقدین کے ہمراہ کھڑے ہو کر قائدِ اعظم کا استقبال کیا اور انتہائی محبت اور خلوص کے ساتھ قائدِ اعظمؒ کو اپنے ساتھ بٹھایا۔

دعوت کے اختتام پر قائدِ اعظمؒ نے آپ سے مسلم لیگ کی کامیابی اور قیامِ پاکستان کے لیے دُعا کی درخواست کی، جس پر آپ نے انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ مسلم لیگ کی کامیابی اور قیامِ پاکستان کے لیے دُعا فرمائی اور ساتھ ہی قائدِ اعظمؒ کی دُرازیٔ عمر اور صحت کے لیے خصوصی دُعا بھی فرمائی اور اپنے ہاتھ سے قائدِ اعظمؒ کو قیمتی سگار کا تحفہ پیش کیا، حالانکہ حضرت صاحب کی مجلس میں کوئی شخص بھی سگریٹ تک نہیں پی سکتا تھا

قائدِ اعظمؒ کے رخصت ہونے کے بعد آپ کے مریدِ خاص حاجی اللہ ودھایا نے نہایت عاجزی سے استفسار کیا کہ حضور نے ایسا کیوں کیا؟

میں نے ۱۹۳۶ء میں دیکھا تھا کہ برصغیر کے مسلمانوں کے شیر دل لیڈر حضرت مولانا شوکت علیؒ اسی عقیدت، نیازمندی اور خلوص سے قائدِ اعظمؒ کا احترام فرماتے تھے جیسے کوئی پاکباز مرید اپنے مرشد کا ادب کرتا ہو۔ مولانا نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا! میرے پاس عمل اور تنظیم کی جتنی بھی قوت ہے، وہ جناح صاحب کے لیے وقف ہے کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر مخلص، دیانتدار، راست گو اور ہندو سیاست کو سمجھنے اور ترکی بہ ترکی جواب دینے والا سارے ہندوستان میں کوئی نہیں ہے۔"

اسی طرح میرے پیر و مرشد نے اپنے مریدِ خاص سے فرمایا: مسٹر جناحؒ اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے خاص بندوں میں شامل ہے اور قدرتِ کاملہ اس سے مسلمانوں کی آزادی کے "ہیرو" کا کام لینے والی ہے، اس لیے میرے مریدین و معتقدین کا فرض ہے کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں اور دل و جان سے نہ صرف جناح کا ادب و احترام کریں بلکہ ان کے احکامات کی بھی پوری پوری تعمیل کریں۔"

یہ الفاظ نہ صرف میرے دل و دماغ میں محفوظ ہیں بلکہ اسی لیے جب بھی جی ایم سید یا غفار خاں جیسا کوئی شخص، قائدِ اعظمؒ کی شان میں زبانِ طعن دراز کرتا ہے تو میرا خون کھولنے لگتا ہے اور میرے پیر و مرشد کے الفاظ میرے دل و دماغ میں قائدِ اعظمؒ کی عظمت اور محبت کو دو چند کر دیتے ہیں اور میرا سر بانیٔ پاکستان بابائے قوم حضرت قائدِ اعظم محمد علی جناح رح کے حضور انتہائی عقیدت و احترام سے جھک جاتا ہے اور ان شاء اللہ العزیز زندگی کے آخری سانس تک پیارے قائدِ اعظمؒ کے اس عطیۂ خداوندی چمنستانِ پاکستان کی بقا، اور سالمیت کے لیے جدوجہد جاری رکھوں گا۔ [۲۵]

قائدِ اعظمؒ کے تمام تر روحانی مدارج کا انحصار حضرت امیرِ ملتؒ کے فیضِ نظر سے تھا۔ کوئی مانے یا نہ مانے لیکن یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ حضرت قائدِ اعظمؒ نے ۱۹۴۴ء میں سری نگر (کشمیر) میں ملاقات کے بعد شام کو خاموشی کے ساتھ حضرت امیرِ ملت قدس سرہٗ کے دستِ حق پرست سعادتِ بیعت بھی حاصل کر لی تھی اور حضرت سے بھرپور روحانی استفادہ کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ قائدِ اعظمؒ مکمل طور پر شریعت کے احکام کے پابند تھے۔ اب آہِ سحرگاہی اور دعائے نیم شبی ان کا وظیفہ بن چکا تھا۔ مگر وہ اخفا کے قائل تھے، ظاہرداری اور تشہیر کے خلاف تھے۔ چنانچہ ۱۹۴۶ء کا ایک واقعہ رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانیؒ (ف ۱۹۵۱ء) بیان فرماتے ہیں کہ:۔

> ایک روز وہ نمازِ فجر پڑھ کر علی الصبح اس نیت سے قائدِ اعظمؒ کی رہائش گاہ پہ پہنچے کہ اس وقت قائدِ اعظمؒ تنہا اور فارغ ہوں گے اور ان سے خوب دل جمعی سے بات چیت ہو سکے گی چنانچہ وہ منہ اندھیرے وہاں پہنچے تو خادم نے مولانا کو ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا اور خود قائدِ اعظمؒ کو اطلاع دینے کے لیے اندر چلا گیا۔ وہاں بیٹھے بیٹھے مولانا کی نظر ایک اندرونی دروازے پر پڑی جو ساتھ کے کمرے میں کھلتا تھا اور اس وقت اس پہ پردہ لٹک رہا تھا۔ مولانا اپنی جگہ سے اٹھے اور اس دروازے کا پردہ اٹھا کر دوسرے کمرے میں یہ دیکھنے کے لیے کہ وہاں کون ہے اندر جھانکنے لگے۔ اندر بتی جل رہی تھی اور کمرے کے ایک کونے میں کوئی صاحب جائے نماز بچھائے قبلہ رُو اپنے معبود کے رُوبرو سجدہ ریز تھے۔ حالتِ سجدہ میں پڑا جسم یوں لرز رہا تھا جیسے شدید گریہ طاری ہو۔

مولانا حسرت موہانی کا کہنا ہے کہ وہ صاحب محمد علی جناح تھے جو سجدہ میں

اصول کے مطابق ہو

اس کانفرنس کا نتیجہ یہ تھا کہ ملک بھر کے سُنّی عُلماء نے تقاریر، اپنے رسائل اور اپنے مدارس کے ذریعہ مسلمانوں کو مسلم لیگ کی حمایت پر آمادہ کیا۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب نے فتویٰ دیا۔

"جو مسلمان مسلم لیگ کو ووٹ نہ دیوے اس کا جنازہ نہ پڑھو اور مسلمانوں کی قبروں میں دفن نہ کرو" ۵۷

اس ہنگامہ خیز اجلاس میں امیرِ ملّت نے حسبِ عادت فی البدیہہ خطبہ ارشاد فرمایا۔ ــــــ اور مسلم لیگ اور مسلم لیگ کی "قرارداد لاہور" (یعنی مطالبۂ پاکستان) کی شدومد کے ساتھ حمایت فرمائی اور تمام مسلمانوں کو تلقین فرمائی کہ قائدِ اعظم کی حمایت واعانت میں کمربستہ ہوجائیں کانگرس اور اس کے ایجنٹوں کی تمام سازشوں کو بے نقاب کرکے انہیں خاسر و نامراد بنا دیں۔

آپ کے مدلّل، دندان شکن اور مسکت جواب کے بعد صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی (ف ۱۹۴۸ء) اور فخرِ اہلِ سنّت مولانا محمد عبدالحامد بدایونی (ف ۱۹۷۰ء) کی تقریر تو تین گھنٹے تک جاری رہی۔ بڑے ہنگامے کے بعد آخر کار کانگریسی ایجنٹوں کو منہ کی کھانی پڑی اور تمام حاضرین نے مسلم لیگ اور مطالبۂ پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا۔ پھر تو "امیرِ ملّت زندہ باد"، "مسلم لیگ زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں کے آگے فریقِ مخالف کو خاموشی سے راہِ فرار اختیار کرنے کے سوا کوئی اور صورت نظر نہ آئی۔ ۵۸

اس موقع پر حاضرین نے تجویز کیا کہ اسلامی حکومت کے لیے مکمل لائحہ عمل مرتب کرنے کے لیے مندرجہ ذیل حضرات کی ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے۔

۱۔ صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ (ف ۱۹۴۸ء)

۲۔ صدر الشریعت حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمیؒ (ف ۱۹۴۸ء)

۳۔ مبلغِ اسلام حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رح (ف ۱۹۵۴ء)

۴۔ مجاہدِ اسلام حضرت پیر عبدالرحمٰن بھرچونڈی شریف (سندھ) (ف ۱۹۶۰ء)

۵۔ حضرت پیر محمد امین الحسنات، مانکی شریف (سرحد) (ف ۱۹۶۰ء)

۶۔ حضرت مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری رح لاہور (ف ۱۹۶۱ء)

۷۔ محدثِ اعظم ہند حضرت سید محمد محدث کچھوچھوی رح (ف ۱۹۶۱ء)

۸۔ فخرِ اہلسنت مولانا محمد عبدالحامد بدایونی رح (ف ۱۹۷۰ء)

۹۔ حضرت پیر سید دیوان آلِ رسول علی خاں سجادہ نشین اجمیر شریف (۱۹۷۴ء)

۱۰۔ حضرت الحاج بخش مصطفٰے علی خاں میسوری ثم مدنی رح خلیفہ امیرِ ملت (ف ۱۹۷۴ء)

۱۱۔ حضرت مولانا سید ابوالبرکات سید احمد ناظم حزب الاحناف لاہور (ف ۱۹۷۸ء)

۱۲۔ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفٰی رضا خاں بریلوی رح (ف ۱۹۸۱ء)

۱۳۔ شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سجادہ نشین سیال شریف سرگودھا (ف ۱۹۸۱ء) [۵۹]

۱۱ تا ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار جامع مسجد میاں جان محمد مرحوم امرتسر میں امام الائمہ سراج الامہ حضرت امام ابوحنیفہ الملقب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ۳۰ واں سالانہ عرس مبارک منعقد ہوا۔ تمام اجلاس کی صدارت حضرت امیرِ ملت رح نے فرمائی۔ اس شاندار اور تاریخی کانفرنس میں صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رح (ف ۱۹۴۸ء) شیخ القرآن مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی ثم وزیر آبادی (ف ۱۹۷۰ء) مولانا قطب الدین جھنگوی رح (ف ۱۹۵۹ء) خطیبِ پاکستان سید محمود شاہ گجراتی رح (ف ۱۹۸۰ء) اور سید ولایت حسین شاہ رح سرحد نے مسلم لیگ اور پاکستان کی حمایت میں شاندار تقاریر کیں۔

آخری اجلاس میں حضرت امیرِ ملت رح نے صدارتی خطاب میں ارشاد فرمایا۔

"اس وقت مسلمانوں کو ایک جھنڈے تلے منظم ہو جانا چاہیئے، وہ جھنڈا صرف مسلم لیگ کا ہے جو مسلمانوں کی جماعت ہے اور اس نازک دور

مسلمانانِ ہندوستان کی خاطر خواہ خدمت کر رہی ہے۔ قائدِ اعظم ہمارے سیاسی وکیل ہیں۔ ہم اُن کے حکم پر پاکستان جیسی مقدس سرزمین حاصل کرنے کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔

آپ کی تقریر کے دوران بعض مخالفین نے سوال کیا کہ: "جناح کافر ہے یا مسلمان؟"

آپ نے برجستہ جواب دیا:۔

"تمہیں کون سی اس کے ساتھ رشتہ داری کرنی ہے جو اس کا مذہب دریافت کرتے ہو۔"

پھر ارشاد فرمایا۔

"ہم نے جناح صاحب کو اپنا امام، قاضی یا نکاح خواں مقرر نہیں کیا بلکہ وہ ہمارے وکیل ہیں، ہم سب کا کام ہے جسے وہ کر رہے ہیں، یہ پوچھنے سے کیا حاصل کہ اُن کا مذہب و مسلک کیا ہے"۔

اہلِ جلسہ اس اسلوبِ بیان سے مطمئن ہو گئے۔ حضرت صدر الافاضل نے بڑھ کر حضرت کے قدم پکڑ لیئے اور اعتراف کیا کہ:۔ "اب مسئلہ صاف ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"مولانا صاحب! وُہ پاکستان بنانے کی کوشش کر رہا ہے اُسے کامیابی ہو گی"۔

پھر فرمایا:۔

"پاکستان کے مخالفین کان کھول کر سُن لیں کہ پاکستان بن کر رہے گا، بارگاہِ ربّ العزت سے اس کی منظوری ہو چکی ہے، پاکستان ہم سب کا ہے، اکیلے مسٹر جناح کا نہیں ہے، وہ ہمارا کام کر رہے ہیں، ہمارے وکیل ہیں۔

آپ نے بڑھاپے، علالت اور نقاہت کے باوجود ۱/۲ گھنٹہ مسلسل خطاب فرمایا۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

آپ کے ارشادات کا حاضرین پر بڑا گہرا اثر ہوا اور لوگوں نے اس جلسہ سے واپس جاکر اپنے شب و روز تحریکِ پاکستان کے لیے وقف کر دیے۔ [۱۰]

اسی سال (۱۹۴۶ء) میں جب جمعیت علماء ہند اور مسلم لیگ کی تاریخی کش مکش جاری تھی تو قائدِ اعظم پریشان تھے۔ ایک رات قائدِ اعظمؒ کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے قائدِ اعظم رہ کو کامیابی کا جھنڈا عطا فرمایا۔ [۱۱]

قائدِ اعظم رہ کی ظاہری تعلیم و تربیت اگرچہ مغربی تھی مگر ان کا دل و دماغ خالص اسلامی تھا۔ حضرت امیرِ ملت کی نظرِ کرم اور دعاؤں کی بدولت اسلامی تعلیمات سے بیحد متاثر ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عقیدت و محبت رکھتے تھے۔

رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی رہ (ف ۱۹۵۱ء) فرمایا کرتے تھے کہ یہ درست ہے کہ قائدِ اعظمؒ راتوں کو اٹھ کر بحالتِ سجدہ رو رو کر اُمتِ مسلمہ اور قیامِ پاکستان کے لیے دُعا کیا کرتے تھے اور اُن کو حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہو چکا تھا۔ زیارتِ بابرکت میں داڑھی منڈا ہونا، کرسچن وایٹ ہونا یا سوٹ بوٹ حارج نہیں ہوتا کیونکہ اس کا تعلق ظاہر سے زیادہ باطن سے ہے، دل سے ہے۔ اگر صورت بھی مومن کی ہو تو "نورٌ علیٰ نور"۔ علامہ اقبال (ف ۱۹۳۸ء) نے بہت صحیح فرمایا ہے۔ ؎

دل میں ہو لا الٰہ تو کیا خوف   تعلیم ہو گر فرنگیانہ

۴۶-۱۹۴۵ء کے انتخابات میں آپ نے پیرانہ سالی کے باوجود ملک گیر دورے کئے اور قائدِ اعظم کی استدعا پر بڑھ چڑھ کر مسلم لیگی رہنماؤں، امیدواروں اور کارکنوں کی اعانت فرمائی۔ آپ کے صاحبزادگان سراج الملت پیر سید محمد حسین صاحب (ف ۱۹۶۱ء)، قمر الملت پیر سید خادم حسین شاہ صاحب (ف ۱۹۵۱ء) اور شمس الملت

پیر سید نور حسین شاہ صاحبؒ (ف ۱۹۷۰ء) اور لاڈلے پوتے جوہر ملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحبؒ (ف ۱۹۸۰ء) نے بھی مسلم لیگی امیدواروں کی کامیابی کے لیے شب و روز کام کیا۔ حتیٰ کہ مسلم لیگ کو بے مثال کامیابی نصیب ہوئی۔ قائد اعظمؒ نے بمبئی میں حضرت کے مرید صادق سیٹھ محمد علی کو مبارک باد دی اور کہا کہ :۔

"یہ سب تمہارے پیر صاحب کی کوشش اور دعا کا نتیجہ ہے"۔

حضرت نے قائد اعظمؒ کو مبارک باد کا تار دیا، جواباً انھوں نے بھی آپ کو تار دیا اور لکھا کہ :۔

یہ سب آپ کی ہمت اور دُعا کا نتیجہ ہے، اب یقیناً پاکستان بن جائے گا۔[۶۲]

۱۷ء جولائی ۱۹۴۶ء کو آپ نے انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل ہونے پر قائد اعظم کو مبارکباد کا خط لکھا۔

علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ

۱۷ء جولائی ۱۹۴۶ء

قائد اعظم صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، گزشتہ ہفتے میں ایک پیغام عزم حج کی مبارکبادی پر بھیج چکا ہوں۔ اب دوسری مرتبہ آپ کو مسلم لیگ کی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں، کیونکہ مسلم لیگ کی کامیابی کا سہرا ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں میں سے خداوند کریم نے آپ ہی کو نصیب فرمایا اور باوجود پانچ گروہوں کی شدید مخالفت کے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے محض آپ کو کامیابی بخشی حالانکہ مخالفین کو ہر مرتبہ آپ کی مخالفت میں لاکھوں نہیں کروڑوں روپیہ صرف کر کے روسیاہی اور ذلت نصیب ہوئی۔ انھوں نے کوشش کی کہ مسلمانوں کو آپ سے برگشتہ کر کے بقول کشمیریاں گاندھی..... کا بنایا جائے مگر سوائے تین شخصوں کے اور کسی کو بھی وہ گاندھی کا..... نہ بنا سکے

آفریں باد بریں ہمتِ مردانۂ تو
ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

الراقم ....

سید جماعت علی شاہ عفی اللہ عنہ

قائداعظمؒ نے ۱۳ راگست ۱۹۴۶ء کو حضرت امیرِ ملتؒ کی خدمت میں لکھ کر شکریہ ادا کیا اور دعاؤں کے خواست گار ہوئے۔ [۶۳]

۴ رجولائی ۱۹۴۷ء کو صوبہ سرحد میں ریفرنڈم ہونا قرار پایا تو سرحدی گاندھی عبدالغفار (ف ۱۹۸۸ء) کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے متحدہ ہندوستان سے مسلم لیگی رہنما اور کارکن اس مہم میں شامل ہونے کے لیے سرحد پہنچ گئے۔ حضرت امیرِ ملتؒ، اپنی انتہائی پیرانہ سالی اور علالت کی وجہ سے خود تشریف نہ لے جا سکے۔ انھوں نے اپنے صاحبزادوں، مریدوں اور ارادتمندوں کو اس جہاد میں حصہ لینے کے لیے بھیجا۔ سیالکوٹ سے اپنے مریدِ خاص علامہ محمد یعقوب خاں کی زیرِ قیادت ایک وفد آپ کے حکم پر تشکیل دیا گیا۔ وفد کے نائب امیر مولانا غلام فرید قریشی آف چمی ٹیشیاں (ف ۱۹۷۶ء) تھے۔ اس وفد نے حویلیاں، مانسہرہ اور نواحی علاقہ میں پاکستان کی حمایت حاصل کرنے کے لیے بھرپور تگ و دو کی۔ [۶۴]

جب پاکستان کی منزل قریب آگئی۔ برِصغیر کے مسلمانوں کی قربانیاں رنگ لے آئیں اور آزادی کی صبح طلوع ہونے کا اعلان ہو گیا تو حضرت امیرِ ملت نے قائداعظم کو مبارکباد کا خط لکھا، جس کے جواب میں قائداعظم نے ۶ راگست ۱۹۴۷ء کو جو خط لکھا تھا وہ درج ذیل ہے۔

۱۰۔ اورنگ زیب روڈ
نیو دہلی
۶ راگست ۱۹۴۷ء

ڈیئر پیر صاحب!

آپ کی نیک تمناؤں اور مبارکبادوں کا بہت بہت شکریہ۔ مجھے یقین ہے کہ مسلمان خوش ہیں کہ آخرِ کار ہم نے دو سو سال کی غلامی کے بعد خود اپنی پاکستان کی آزاد اور خود مختار مملکت بنالی۔

آپ نے ازراہِ لطف مجھے شفتالوؤں کا جو پارسل ارسال کیا ہے، میں اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بہترین تمناؤں کے ساتھ

ایم اے جناح [۶۵]

۱۴ اگست، ۱۹۴۷ء کو جب آزادی کی صبح طلوع ہوئی اور پاکستان کی شکل میں ہمیں حضرت امیرِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جمیلہ سے سورج سے بھی زیادہ روشن منزل مل گئی تو حضرت امیرِ ملت نے قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے زعماء کو مبارکباد کے تار ارسال کیے۔ قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو مبارکباد کے تار میں تحریر فرمایا:-

"ملک گیری آسان ہے، ملک داری بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ملک داری کی توفیق عطا فرمائے۔"

۱۱ ستمبر ۱۹۴۸ء کو حضرت قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت ہوئی تو حضرت امیرِ ملت کو بہت صدمہ ہوا۔ آپ نے حضرت قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دعائے مغفرت فرمائی اور یارانِ طریقت کو بھی دعائے مغفرت کے لیے ارشاد کیا۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۴۸ء کو اپنے خلیفہ مجاز الحاج قاری چوہدری محمد شہاب الدین صاحب (ف ۱۹۶۳ء) بیگم بازار حیدر آباد دکن (انڈیا) کے نام اپنے والا نامہ میں حضرت قائدِ اعظم کی رحلت کا ذکر فرماتے ہوئے یوں بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا۔

ابھی ابھی جناح صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر جس قدر صدمہ ہوا وہ احاطۂ تحریر سے خارج ہے۔ خیر مرضیٔ مولیٰ از

ہمہ اولیٰ۔ اس وقت سارے پاکستان اور ہندوستان میں مرحوم کا جانشین کوئی نظر نہیں آتا۔"

قیامِ پاکستان کے بعد حضرت امیرِ ملت قدس سرہٗ نے اسلامی نظام کے عملی نفاذ کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔ آپ نے اپنے پرانے رفیقِ کار صدر الافاضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادیؒ (ف ۱۹۴۸ء) کو "اسلامی دستور" کا خاکہ مرتب کرنے کی دعوت دی تاکہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش کر کے منظور کروایا جائے۔ چنانچہ صدر الافاضلؒ دہلی سے پاکستان تشریف لائے اور آپ کی ہدایات کے مطابق لاہور اور کراچی میں اسلامی دستور کے بارے میں علماء، سیاسی اکابرین اور زعماء سے گفت و شنید رہی اور مرکزی وزیروں سے علماء کے ساتھ ملاقاتوں کے سلسلے میں بھی تبادلۂ خیال ہوا۔

صدر الافاضلؒ اپنی علالت کی وجہ سے پاکستان میں اپنے قیام کے دوران وہ خاکہ مرتب نہ کر سکے۔ علالت نے جب طول کھینچا تو آپ واپس ہندوستان چلے گئے۔ حضرت امیرِ ملت اور پاکستان سے اُن کی محبت کا یہ عالم کہ علالت کے باوجود مراد آباد میں مختلف اسلامی ممالک کے دساتیر اور قوانین کو جمع کیا اور ان کا مطالعہ شروع کر دیا۔ پاکستان کے اسلامی دستور کے لیے ابھی وہ گیارہ دفعات ہی مرتب کر پائے تھے کہ مرض شدت اختیار کر گیا اور بالآخر ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

صدر الافاضلؒ نے حضرت امیرِ ملت قدس سرہٗ کے ارشاد پر جو گیارہ دفعات تحریر کی تھیں وہ حسبِ ذیل ہیں۔

پاکستان

تعریف: آل انڈیا سنی کانفرنس کی تصریحات کے مطابق پاکستان سے وہ آزاد اسلامی حکومت مراد ہے جو ہندوستان کے اندر شریعتِ مطہرہ کے مطابق فقہی اصول کے مطابق قائم کی جائے۔

۱۔ اس حکومت کا فرمانروا ایک سُنّی امیر ہوگا۔

۲۔ اس امیر کو مسلمانانِ اہلسنّت کی اکثریت منتخب کرے گی۔

۳۔ وُہ امیر دیندار اور مُدبّر اہل اسلام کی ایک جماعت کو شوریٰ کے لیے منتخب کریگا۔

۴۔ جماعتِ شوریٰ کی تجاویز امیر کی منظوری کے بعد مکمل سمجھی جائیں گی۔

۵۔ جماعتِ شوریٰ امیر کے ماتحت ہوگی۔

۶۔ امیر جماعتِ شوریٰ کے مشورے سے ایک وزیر اعظم کا انتخاب کرے گا۔

۷۔ یہ وزیر جمیلہ امور داخلہ و خارجہ کے نظم و نگرانی کا کفیل ہوگا۔

۸ وزیر اعظم، محکمہ جاتِ سلطنت کے لیے جُدا جُدا وزیر نامزد کر کے امیر سے منظوری حاصل کرے گا۔

۹۔ امیر کی منظوری کے بعد یہ وزراء اپنے اپنے محکمے کا کام ہاتھ میں لیں گے اور حسب ضرورت عہدیدار اور محکمے مقرر کریں گے۔

۱۰۔ محصولات شرع کے مطابق فقہ کی رہنمائی سے مقرر کیے جائیں گے۔

۱۱۔ غیر مسلم رعایا کو معاہد بنایا جائے گا اور حکومت انہیں امن پہنچائے گی اور اُن کے جان و مال کی حفاظت کے ذمہ ہوگی۔ ۲

قائد اعظم کی رحلت کے بعد اُن کے جانشینوں نے مسلم لیگ کے وعدہ کے مطابق اسلامی نظام کے نفاذ سے روگردانی کی اور ملک کو لادینیت کی طرف دھکیل دیا۔ حضرت امیر ملت میدان میں آگئے۔ آپ نے پیر صاحب مانکی شریف (ف ۱۹۶۰ء) اور مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی جیسے شیدایانِ اسلام کو ساتھ لے کر "تحریک نفاذ شریعت" چلائی، جیسا کہ حضرتِ اقدس اپنے خلیفۂ خاص حضرت قاری چوہدری محمد شہاب الدین آف حیدر آباد دکن (انڈیا) کو ۸ مئی ۱۹۴۸ء کے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

"پاکستان تو بن گیا مگر ارکانِ سلطنت اسلامی قانون جاری نہیں کرتے بلکہ اسلام کے مخالف قانون کو ترقی دے رہے ہیں چنانچہ شراب خانہ

کتابیات

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	جائے طباعت	سن طباعت
۱	اجمل انوار الرضا	مولانا حشمت علی خاں لکھنوی	پیلی بھیت (انڈیا)	۱۹۴۵ء
۲	اسلام اور قائد اعظم	محمد حنیف شاہد	لاہور	۱۹۷۶ء
۳	امام صحافت، ناسخ سیفی	خلیق الرحمٰن سیفی	فیصل آباد	۱۹۸۸ء
۴	امیر ملت اور آل انڈیا سُنّی کانفرنس	محمد صادق قصوری	لاہور	۱۹۹۱ء
۵	اقبال کا سیاسی کارنامہ	محمد احمد خان	لاہور	۱۹۷۷ء
۶	انوار امیر ملت	محمد صادق قصوری	برج کلاں (قصور)	۱۹۷۹ء
۷	پاکستان ناگزیر تھا	سید حسن ریاض	کراچی	۱۹۸۲ء
۸	پیر صاحب مانکی شریف اور انکی سیاسی جدوجہد	پروفیسر سید وقار علی شاہ	اسلام آباد	۱۹۹۰ء
۹	تحریک پاکستان میں سیالکوٹ کا کردار	خواجہ محمد طفیل	سیالکوٹ	۱۹۸۷ء
۱۰	تحریک پاکستان منزل بہ منزل	وزارت ثقافت و سیاحت	اسلام آباد	۱۹۸۵ء
۱۱	تحریک پاکستان	پروفیسر شیخ محمد رفیق	لاہور	۱۹۶۹ء
۱۲	تاریخ پاکستان	پروفیسر شیخ محمد رفیق وغیرہ	لاہور	۱۹۷۳ء
۱۳	تذکرہ شہ جماعت	عبدالقادر فیاض بگوڈوی	میسور (انڈیا)	۱۹۵۴ء

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	جائے طباعت	سن طباعت
۱۴	تذکرہ شہ جماعت	سید حیدر حسین علی پوری	لاہور	۱۹۷۳ء
۱۵	جواہر نقشبندیہ مظاہرِ جویراہیہ	محمد یوسف نقشبندی	فیصل آباد	۱۹۷۸ء
۱۶	خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس	محمد جلال الدین قادری	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۷	سات ستارے	حکیم محمد حسین بدر	لاہور	۱۹۷۷ء
۱۸	ستر باادب سوالات دینیہ ایمانیہ	مولانا حشمت علی خاں لکھنوی	پیلی بھیت (انڈیا)	۱۹۴۶ء
۱۹	سیرۃ النبی بعد از وصال النبی	محمد عبد المجید صدیقی ایڈووکیٹ	لاہور	۱۹۷۹ء
۲۰	سیرت امیرِ ملت	سید اختر حسین علی پوری	علی پور سیداں	۱۹۷۵ء
۲۱	صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی	پروفیسر اشتیاق طالب	لاہور	طبع اول
۲۲	فدایانِ امیرِ ملت	محمد صادق قصوری	برج کلاں (قصور)	۱۹۸۱ء
۲۳	قائد اعظم اور سرحد	عزیز جاوید	لاہور	۱۹۷۸ء
۲۴	قائد اعظم پر قاتلانہ حملہ	ایک بیرسٹر کے قلم سے	لاہور	۱۹۸۵ء
۲۵	قائد اعظم پر قاتلانہ حملہ	محمد حنیف شاہد	لاہور	۱۹۷۶ء
۲۶	قائد اعظم اور ان کا عہد	سید رئیس احمد جعفری	لاہور	۱۹۶۶ء
۲۷	قائد اعظم خطوط کے آئینے میں	خواجہ رضی حیدر	کراچی	۱۹۸۵ء
۲۸	قرار دادِ پاکستان	لطیف احمد شروانی	کراچی	۱۹۸۵ء
۲۹	حیات صدر الافاضل	مولانا غلام معین الدین نعیمی	لاہور	طبع دوم
۳۰	کاروانِ شوق	حکیم آفتاب احمد قرشی	لاہور	۱۹۸۴ء
۳۱	مشائخ ہوشیار پور	میاں عطاء اللہ ساگر وارثی	لاہور	۱۹۸۱ء
۳۲	مٹی کی محبت	پیرزادہ محمد انور عزیز چشتی	لاہور	۱۹۸۸ء

WWW.NAFSEISLAM.COM

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	جائے طباعت	سن طباعت
۳۳	فیضانِ امیرِ ملت	مرزا ذوالفقار علی بیگ جماعتی	حیدر آباد دکن	۱۹۵۹ء
۳۴	ہفت روزہ "الفقیہ"	ایڈیٹر حکیم معراج الدین احمد	امرتسر	متعدد شمارے
۳۵	" " " "استقلال"	" ظہور عالم شہید	لاہور	"
۳۶	" " "دبدبۂ سکندری"	" محمد فضل حسن صابری	رام پور	"
۳۷	ماہنامہ انوار الصوفیہ	مولانا امام الدین رامنگری	سیالکوٹ	"
۳۸	" " "	مولانا غلام رسول گوہر	قصور	"
۳۹	روزنامہ "نوائے وقت"	مجید نظامی	لاہور	"
۴۰	مجلّہ "اوج"	گورنمنٹ کالج شاہدرہ لاہور	لاہور	۱۹۹۰-۹۱
۴۱	مجلّہ "برگِ گل"	وفاقی اردو کالج کراچی	کراچی	۱۹۷۶ء
۴۲	مجلّہ "برقاب"	واپڈا	لاہور	دسمبر ۱۹۷۶ء
۴۳	اکابرینِ تحریکِ پاکستان	محمد علی چراغ	لاہور	۱۹۹۰ء
۴۴	جامع اردو انسائیکلوپیڈیا	شیخ غلام علی اینڈ سنز	لاہور	۱۹۸۷ء
۴۵	فیروز سنز اردو انسائیکلوپیڈیا	فیروز سنز لاہور	لاہور	۱۹۸۴
۴۶	تحریکِ آزادی میں پنجاب کا کردار	ایم۔ جے۔ اعوان	اسلام آباد	۱۹۹۳ء